

شام کے وقت نور ہوگا
نمبر 3508
ایک وعظ
جو جمعرات، 20 اپریل، 1916 کو شائع ہوا
واعظ: سی۔ ایچ۔ سپرجن
مقام: میٹروپولیٹن عبادت گاہ، نیو انگلن

اور اُس روز یوں ہوگا کہ نور نہ صاف ہوگا اور نہ تاریکی۔"
بلکہ ایک ہی دن ہوگا، جو خداوند کو معلوم ہے، نہ دن ہوگا اور نہ رات
"لیکن شام کے وقت نور ہوگا۔"
زکریا 7:6-14

جب ہم صحیفہ مقدس کی تلاوت کرتے ہیں، تو اکثر خدا کی جلالت اور عظمت کے نئے انکشافات سے ششدر رہ جاتے ہیں۔
ہمارا دھیان کسی آیت پر ٹھہرتا ہے، اور یکایک اُس سے چمکدار شعلے اور جلال کی کرنیں نمودار ہوتی ہیں۔
وہ ہمیں چونکا دیتی ہے، اور ہم اُس کے جلوہ سے حیران رہ جاتے ہیں۔
یوں یہ روشنی کی لپکیں ہماری تعظیم اور حیرت کو بیدار کرتی ہیں۔
ہم سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ چند الفاظ میں اتنی نورانی حقیقتیں چھپی ہوں گی۔

ہمارا متن نہایت حیرت انگیز طریقے سے خدا کی بصیرت، فہم، اور بینائی کو ہم پر ظاہر کرتا ہے۔
ہمارے محدود دیدہ بین سے انسانی حالات کا دھارا ایک مدہم شام کی مانند دکھائی دیتا ہے۔
نہ وہ بالکل تاریکی ہے، کیونکہ اُس میں اُمید کی کچھ جھلکیاں موجود ہیں؛
اور نہ ہی وہ مکمل روشنی ہے، کیونکہ اندھیرے کے گہرے بادل اُس میں حائل ہیں۔
نہ دن ہے، نہ رات؛
نیکی اور بدی کی آمیزش، روشنی اور تاریکی کی کشمکش سے بھری ایک عجیب و غریب کیفیت ہے۔

لیکن خدا کے لیے ایسا نہیں ہے۔
اُس کے لیے یہ ایک روشن دن کی مانند ہے۔
جو ہمیں الجھن دکھائی دیتی ہے، اُس کی نظر میں وہ مکمل نظم و ترتیب ہے۔
جہاں ہم ترقی اور تنزلی دیکھتے ہیں، وہ وہاں ہمیشہ کی پیشرفت دیکھتا ہے۔
ہم اکثر اپنے حالات پر ماتم کرتے ہیں، اُنہیں سراسر تباہ کن سمجھتے ہیں
مگر خدا، جو ابتدا سے انجام کو جانتا ہے
اپنے مقررہ ارادے کو پورا کر رہا ہوتا ہے۔

ہمارا خدا بادلوں کو اپنے قدموں کی خاک بنا دیتا ہے
اور ہواؤں کو اپنا رتھ گردانتا ہے۔
وہ طوفان اور بگولے میں بھی نظم دیکھتا ہے۔
جب زمین کا سینہ زلزلے سے لرزتا ہے، تو وہ ہر دھڑکن میں موسیقی سنتا ہے۔
اور جب زمین و آسمان ایک ہنگامہ خیز تلاطم میں گڈمڈ ہوتے ہیں
تو وہ اپنے ہاتھ سے ہر ذرہ کو اپنے مقررہ قانون کا پابند بناتا ہے
تاکہ سب چیزیں مل کر ایک جلالی انجام کو ظہور میں لائیں۔
"چیزیں ویسی نہیں جیسی وہ دکھائی دیتی ہیں۔"

اے کیسی برکت ہے یہ جاننا کہ دنیا کی تاریخ ہماری دھندلی نگاہوں میں جتنی تاریک اور بھیانک معلوم ہوتی ہے
حقیقت میں ویسی نہیں۔

— خدا اُسے لکھ رہا ہے — بعض اوقات سنگین قلم سے
لیکن جب وہ مکمل ہوگی
تو وہ ایک عظیم نظم کی مانند پڑھی جائے گی
اپنے منصوبے میں شاندار اور اپنی جزئیات میں کامل۔

اس وقت شاید ہمارے ملک کی حالت میں بہت سی ایسی باتیں ہوں
 جو پریشانی یا خوف پیدا کریں۔
 اور یہ کہنا مشکل نہیں کہ کئی چیزیں ایسی ہیں
 جو کسی نیک شگون کی علامت معلوم نہیں ہوتیں۔
 لیکن ہمیشہ ہی بدشگونی کرنے والے نبی موجود رہے ہیں۔
 ہمیشہ ہی ایسے اوقات اور نازک موڑ آئے ہیں
 جب تاریک آثار نے ناخوش آئند پیشین گوئیوں کو تقویت دی۔
 لیکن اب تک ہر طوفان کا زور کم ہوا
 ہر پرخطر موج کے بعد ایک شیریں سکون آیا
 — اور وہ نیک جہاز — انگلستان کا پرچم لیے
 — بخیر و خوبی بہتا رہا ہے
 ہم پُر امید دل سے یقین رکھتے ہیں

”وہ علم، جس نے ہزار برسوں کی جنگ و جدل“
 ”اور ہوا کے تھپیڑوں کا سامنا کیا
 ابھی تک سرنگوں نہیں ہوا۔

ہم خدا کا شکر کرتے ہیں کہ ہماری نجاتوں کی تاریخ ہمیں ایک رحم کرنے والی، ازل سے مہربان نگہبانی کی نیک فالیں عطا
 کرتی ہے۔
 آئیے ہم اپنے دلوں کو اس یقین سے تسلی دیں کہ اُس سرزمین کی سرحدوں کے اندر صلح و سلامتی اور اقبال مندی کا مستقبل
 پوشیدہ ہے
 ،اور اقوامِ عالم کے درمیان بھلائی اور نیکی کے اثر کا مقام
 ،برطانیہ اور برطانوی مسیحیوں کے لیے
 محفوظ رکھا گیا ہے۔
 یہ حوالہ اُس واقعہ کی طرف ہے جس نے اہل انگلستان میں عارضی تشویش پیدا کی]
 ،مگر چند ہی روز میں وہ بادل چھٹ گیا
 [اور چند مہینوں میں وہ لوگوں کے حافظہ سے مٹ گیا۔

پس، ہر مرد اپنے پٹھوں کو مضبوط کرے اور حق کی خاطر نبرد آزمائی کرے۔
 روشن دن ضرور اُن کے لیے محفوظ ہیں
 جو راستبازی اور صداقت کا پرچم بلند کرتے ہیں اور اُسے کھولتے ہیں۔
 ”اور شام کے وقت نور ہوگا۔“

ابھی بھی، یہ ”ایک ہی دن“ ہے
 جو خداوند کو معلوم ہے۔

،چونکہ ہمارا وقت مختصر ہے
 :پس میں چاہتا ہوں کہ تمہاری توجہ فقط اس عبارت پر مرکوز رہے
 ”شام کے وقت نور ہوگا۔“

ایسا دکھائی دیتا ہے کہ خدا کے انتظامات میں یہ قاعدہ جاری ہے
 ،کہ اُس کا نور بتدریج انسانوں پر ظہور پذیر ہو
 ،اور جب وہ گویا گہن میں چھپتا دکھائی دے
 تب وہ نہایت درخشندگی سے روشن ہو کر چمک اُٹھے۔

”شام کے وقت نور ہوگا۔“

خداوند کی اسی طرز کار کی ہم پانچ تمثیلات پیش کریں گے۔

اُوں مکاشفہ سے پہلا نمونہ لیں۔ —

جب خُدا نے پہلی بار بنی آدم پر اپنا آپ ظاہر کیا،
تو وہ نہ تو آتشیں رتھ پر جلوہ افروز ہوا
اور نہ ہی اپنے جملہ جلالی اوصاف کو یکایک آشکارا کیا۔

ہمیں بتایا گیا ہے کہ خط استوا کے علاقوں میں سورج اچانک طلوع ہوتا ہے۔
وہاں کے باسی اُس دلاویز شفق اور سحرگاہ کی روشنی سے نا آشنا ہیں
جو ہمارے خطے کی زینت ہے؛
بلکہ وہاں پردہ اچانک اٹھتا اور پھر اچانک گرتا ہے۔

لیکن خُدا نے اپنے آپ کو انسان پر اس طرح ظاہر نہ کیا۔
رفتہ رفتہ، نرمی سے، آہستہ آہستہ اُس نے پردہ ہٹایا۔

یوں خُدا نے مرضی فرمائی کہ اپنے تئیں ظاہر کرے۔
جب دنیا ظلمت میں غرق تھی، اور تسلی کی کوئی کرن نہ تھی
تب اُس نے اپنے دستِ قدرت میں ایک مشعل لی
اور اُس بے آب و گیاہ ویرانے پر
وہ پہلا ستارہ روشن کیا
جو کبھی بھی انسانی تاریکی پر چمکا۔

وہ ستارہ یہ وعدہ تھا
کہ عورت کی نسل سانپ کے سر کو گچلے گی۔

اسی وعدے کی روشنی میں
ہمارے اولین والدین اور اُن کی نسلوں نے
اپنے روزمرہ کی مشقت میں تسلی پائی۔

سیٹ اور حنوک نے، جن کے بارے میں ہم جانتے ہیں
کسی اور نور میں نہیں بلکہ اُسی وعدے کی روشنی میں خُدا کے ساتھ چلنا سیکھا۔
اور کوئی وعدہ جو اُنہیں خُداوند کی طرف سے ملا ہو
کتابِ مقدس اُس کا ذکر نہیں کرتی۔

پھر وقت گزرتا گیا، اور خُدا نے ایک اور ستارہ روشن کیا
پھر دوسرا، اور پھر کئی اور
یہاں تک کہ
کتابِ مقدس کا منظر ایسا ہو گیا
جیسے آدھی رات کا آسمان
جہاں بڑے اور چھوٹے آفتاب
خُدا کے جلال کو ظاہر کرتے نظر آتے ہیں۔

تو بھی، رات ہی رہی۔
اگرچہ تھوڑی روشنی تھی
پر اندھیرے کی فرمان روائی قائم رہی۔

تمام ایام شریعت میں
سورج نہ چمکا۔
فقط چاندنی تھی
موسم کے موافق، سرد مگر حسین۔

،آسمانی حقائق سائے میں ظاہر ہوتے تھے
اصل وجود نظر نہ آتا تھا۔
،یہ ایسا بندوبست تھا جو بادل اور دُھواں
علامت اور مثال پر قائم تھا؛
نہ کہ روشنی، دن، حیات اور ابدی زندگی پر۔

"جو کچھ" تاریکی پر اُس نے اپنے چاندی کے پردے ڈالے
اُسی میں اُس وقت کے مقدسین خوش تھے اور شکر گزار۔

،لیکن ہمیں، جن پر آفتابِ زرّیں چمکا ہے
خوشی اور شکرگزاری کی کہیں زیادہ وجہ حاصل ہے۔

،ستارے، ایک کے بعد ایک، آسمان میں روشن ہوتے گئے
،موسیٰ، سموئیل، داؤد اور تمام نبیوں کی تحریک سے
،یہاں تک کہ رات گہری ہو گئی
،اور سیاہ بادل آسمان پر جمع ہونے لگے
خوفناک علامتوں سے لبریز۔

آخری طوفان کی گرج سنائی دی۔
،یسعیہ نے اپنی نبوت کی طومار مکمل کر دی
،پرمیہ نے اپنے سب نوحے سُنا دیے
،حزقی ایل کا عقاب پرواز نہ کرتا رہا
،دانی ایل نے رُؤیا لکھی اور آرام پایا
،زکریا اور حجّی نے اپنی خدمت پوری کی
،اور آخر کار ملاکی نے
،اُس دن کی جھلک دکھا کر جو تنور کی مانند جلتا ہے
اور اُس کے آگے اُس دن کا ذکر کر کے
،جب صداقت کا سورج اپنے پروں میں شفا لیے طالع ہوگا
اُس شہادت کی کتاب کو بند کر دیا۔

یہ آدھی رات تھی۔
،ستارے گویا بجھنے لگے
درخت سے جھڑتے سوکھے انجیر پتوں کی مانند۔

،کوئی کھلا ہوا نظارہ نہ تھا
،خُدا کا کلام کمیاب ہو گیا تھا
زندگی کی روٹی کا قحط تھا۔

پھر کیا ہوا؟
تم سب جانتے ہو۔

"!اور شام کے وقت نور ہوگا"

،وہ، جس کا مدّتوں سے وعدہ تھا
اچانک اپنے مقدّس ہیکل میں آیا؛
،اقوام کے لیے نور
اور اپنی قوم اسرائیل کے لیے جلال بن کر۔

،جب دُنیا کا سب سے تاریک لمحہ آپہنچا
،تب بیت لحم میں، داؤد کے گھرانے سے

یہوداہ کا بادشاہ اور بنی آدم کا نجات دہندہ
یعنی یسوع پیدا ہوا۔

تب دن کا اجالا نمودار ہوا،
اور اعلیٰ مقام سے دن کا اجالا ہم پر چمکا
بالکل اسی لمحہ میں
جب لوگوں نے کہا،
”خدا نے دنیا کو ترک کر دیا ہے“
”اور اُسے ہمیشہ کے اندھیرے میں چھوڑ دیا ہے۔“

یہ پہلی مثال ہے اُس نور کی
— جو ”شام کے وقت“ چمکتا ہے
، ایک اٹل واقعہ
اور یاد رکھنے کے لائق۔

اور یہ بھی ٹھیک اُسی انداز میں ہے
جس میں خُدا ہمیشہ عمل کرتا ہے۔

II

فردِ واحد کی توبہ میں۔ —

خُدا کے قوانین بڑے پیمانے پر وہی ہوتے ہیں
جو چھوٹے پیمانے پر بھی لاگو ہوتے ہیں۔
، ایک خوش آہنگ نظم
، جسے تم میں سے اکثر جانتے ہو
: اس حقیقت کی تصدیق کرتی ہے

، وہی قانون جو ایک آنسو کو ڈھالتا ہے
اور اُسے منبع سے بہا دیتا ہے؛
، وہی قانون دنیا کو کرہ کی صورت محفوظ رکھتا ہے
”اور سیاروں کو اُن کے مدار میں راہنمائی دیتا ہے۔“

، جو قانون ایک سیارے کو قابو میں رکھتا ہے
وہی قانون غبار کے ذرہ پر بھی حکومت کرتا ہے۔

، جس طرح خُدا نے مکاشفہ کو تدریجاً ظاہر کیا
اور رفتہ رفتہ اُس کو روشن تر کیا
یہاں تک کہ جب وہ بجھنے کے قریب تھا
، تو کامل نور میں جلوہ گر ہوا
اُسی طرح ہر شخص کے تجربے میں بھی
سحر طلوع سے پہلے آتی ہے۔

، جب خُدا کا فضل کسی انسان پر پہلی بار چمکتا ہے
تو اُس کی کرن کمزور اور دھیمی ہوتی ہے۔

انسان اپنی فطرت میں
ایسے مکان کی مانند ہے
جس کی تمام کھڑکیاں بند اور تختوں سے ڈھکی ہوئی ہیں۔
، فضل اُن تمام دریچوں کو بیک وقت نہیں کھولتا

اور نہ سورج کی تیز روشنی کو
اندھیرے کے عادی کمزور دیدوں پر اچانک ڈال دیتا ہے۔

بلکہ، وہ ایک وقت میں
کسی ایک تختے کو تھوڑا سا ہٹاتا ہے
کسی رکاوٹ کو دُور کرتا ہے
اور یوں درزوں میں سے تھوڑی روشنی داخل کرتا ہے
تاکہ انسان اُس کو بتدریج برداشت کر سکے۔

انسان کی جان کی کھڑکی
اس قدر میل کچیل اور گندگی سے لپٹی ہوئی ہے
کہ کوئی روشنی اُس میں سے گزر ہی نہیں سکتی
جب تک ایک پرت کو نہ ہٹایا جائے
پھر تھوڑی سی پیلی روشنی دکھائی دیتی ہے
پھر دوسری پرت
پھر تیسری بھی ہٹا دی جاتی ہے
اور یوں نور بڑھتا جاتا ہے، اور صاف تر ہو جاتا ہے۔

کیا یہی تجربہ تمہارا نہ تھا
اے وہ لوگو جو اب خدا کے چہرہ کے نور میں چلتے ہو؟
کیا تمہاری روشنی تھوڑا تھوڑا کر کے نہ آئی؟

تمہارا تجربہ، مجھے معلوم ہے
میرے بیان کی تصدیق کرتا ہے۔

اور جب وہ نور آیا
اور تم نے اپنے گناہ کو پہچانا
اور مسیح کو اپنے حال کے لیے موزوں پایا
تو تم نے امید باندھی کہ سب کچھ خیر پر ہے۔

پھر شاید، ناگہان
وہ روشنی یکایک جاتی رہی۔
تم پر گھٹا ٹوپ اندھیرا چھا گیا
موت کے سایہ کی وادی تم پر سایہ فگن ہوئی
اور تم نے کہا
"اُہ! اب میرا چراغ ہمیشہ کے لیے بجھ گیا"
!میں خدا کے حضور سے نکال دیا گیا ہوں
!میں رحمت کی امید سے پرے مردود ٹھہرا
میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے کھویا گیا

پس اے ایماندار، اب تُو اپنے دل سے پوچھ، کہ اس سب کا انجام کیا ہوا؟ جب تُو اُن اجاڑ جگہوں میں، جہاں اڑدبا بستے ہیں، ٹوٹ
گیا، سختی سے پاش پاش ہوا، اور تیری جان نے اپنی نفسانی اُسودگی کا سارا سہارا کھو دیا، تب کیا ہوا؟ اُس شام کے وقت روشنی
تجھ پر اُس سے کہیں زیادہ روشن ہوئی، جتنی کبھی پہلے ہوئی تھی۔ جب تاریکی نے تیرا دل ڈھانپ لیا، تو تُو نے مسیح کی طرف
نگاہ کی، اور سچے نور سے منور ہوا۔ جب تُو نے اپنے آپ سے ناامید ہو کر خود کو مسیح کی آغوش میں ڈال دیا، تب تُو نے اُس
خدا کی اُس سلامتی کو پایا، جو ہر سمجھ سے بالا ہے، اور وہ اب بھی تیرے دل و دماغ کو مسیح یسوع میں محفوظ رکھتی ہے۔

شاید میں اُن سے مخاطب ہوں، جو ایک عرصہ سے ایسی خاکسار بنانے والی آزمائشوں کے زیر اثر ہیں، جو اُنہیں ٹوٹنے پر
مجبور کر رہی ہیں۔ تُو نے امید رکھی تھی کہ تیرا حال کچھ بہتر ہو رہا ہے، اور تُو نے یہ سوچا تھا کہ آخر کار تُو صاف آسمان
کے نیچے، دھوپ میں نکل آئے گا۔ مگر آہ! تُو کیسا مایوس ہے! تُو نے کبھی خود کو اتنا شریر نہ جانا تھا، نہ کبھی جانا کہ تیرا
دل اِس قدر سرکش ہے۔ تیرا دل سخت ہے، اور ضدی، اور تجھے یوں لگتا ہے گویا تیرے اندر بغاوت کا بھڑکتا ہوا طوفان ہے۔ تُو
"کہتا ہے، "یقیناً، میں جیسا ہوں، ایسا کوئی کبھی بچایا نہیں جا سکتا، یہ تو بالکل ہی ناامیدی کا معاملہ ہے۔"

آہ! اے میرے بھائی، جو تجھے بالکل بے اُمید دکھائی دیتا ہے، وہی تو ہماری نظر میں نہایت اُمید بخش ہے

فقط کامل افلاس ہے"
جو جان کو آزادی بخشتا ہے؛
جب تک ہمارے پاس
ایک کوڑی بھی ہو
"ہم مکمل طور پر چھوڑے نہیں۔"

کیا تُو ہر قسم کی نیکی، لیاقت، اور خودی کی اُمید سے خالی ہو چکا ہے؟
پھر جان لے، کہ تیری نجات قریب آ گئی ہے۔

جب تُو خالی کر دیا جاتا ہے،
اور اندر سے اُلٹ کر رکھ دیا جاتا ہے
تب ابدی رحمت تجھے خوش آمدید کہتی ہے۔

مسیح پر بھروسا رکھ
اگر تُو تیرے کے قابل نہیں
تو اپنے آپ کو دھار کے حوالے کر دے
اور تُو بہہ کر پار لگے گا۔
اگر تُو کھڑا نہیں رہ سکتا
تو اپنے آپ کو اُس کے سپرد کر دے
اور وہ تجھے عقاب کے پروں پر اُٹھا لے گا۔

اپنے آپ کو چھوڑ دے۔
ہاں، مر جانے دے۔
یہی تیرا بدترین دشمن تھا۔
اگرچہ تُو نے اُس پر بھروسا کیا
وہ تیرے لیے فریب اور پھندہ ہی رہا۔

پس اب
اپنی تمام زندگی کا بوجھ
اپنے گناہوں، حماقتوں
اور بد اعمالیوں کا بار
—یسوع مسیح پر ڈال دے
اُس پر، جو گناہوں کا بوجھ اُٹھانے والا ہے؛

اور یہی تیرے چھٹکارے کا وقت ہوگا۔
تیرے زندگی کی سب سے تاریک گھڑی
تبدیل ہو جائے گی
سب سے روشن گھڑی میں
جو تُو نے کبھی دیکھی ہو۔

اور تُو اپنے راستہ پر خوشی خوشی چلے گا
ایسی خوشی کے ساتھ
جو بیان سے باہر ہے
اور جلال سے معمور ہے۔

تیسری مثال یوں ہے

وہ نجاتیں جو عہد باندھنے والا خُدا مصیبت زدہ قوم کے لیے انجام دیتا ہے :

وہی اصول، جو ہم پہلے بیان کر چکے ہیں، یہاں بھی صادق آتا ہے — "اور شام کے وقت روشنی ہوگی۔" خُدا کا کوئی فرزند ایسا نہیں جو دیر تک کسی نہ کسی دکھ یا مصیبت سے خالی رہے، کیونکہ یہ امر یقینی ہے کہ آسمان کی راہ ہمیشہ کٹھن اور ناہموار ہے۔ کچھ خیالی پرست ایسے بھی ہیں جو یروشلیم بالا تک ایک ریل گاہ بنانے کی بات کرتے ہیں۔

اُن کا خیال ہے کہ وہ ناامیدی کے دلدل کو بھر کر اُس پر پٹریاں بچھا دیں، اور مشکل پہاڑی کے بیچ میں سرنگ نکال کر راہ ہموار کر دیں۔ لیکن اے میرے بھائیو، میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ ایسے کسی منصوبے میں شریک نہ ہو، کیونکہ وہ ہرگز کامیاب نہ ہوگا۔ وہ ہزاروں کو موت کی ندی تک تو لے آئے گا، مگر آسمانی شہر کے پہاڑوں تک ایک بھی مسافر کو نہ پہنچا سکے گا۔

راستہ تو ایک ہی ہے — سفر غربت و مشقت — جسے طے کیے بغیر آسمانی دروازوں میں داخلہ ممکن نہیں۔ مگر خُدا کے پاک "لوگ اپنی سب آزمائشوں میں یہی سچ پاتے ہیں، کہ "شام کے وقت روشنی ہوگی۔"

کیا تُو دنیوی مصیبتوں میں مبتلا ہے؟ تُو یہ توقع نہ رکھ کہ اُن سے خالی رہے گا۔ وہ بے شک سخت اور ناقابل برداشت معلوم ہوتی ہیں، مگر اے عزیزو، اس بات سے تُو تسلی پا، کہ جس طرح خُدا تیری روحانی بہبودی میں معاون اور دستگیر ہے، اُسی طرح وہ تیری جسمانی اور دنیاوی ضروریات میں بھی تیرا نگہبان ہے۔

اے محبوبو، تمہارے سر کے بال بھی شمار کیے گئے ہیں۔ اور ایک چڑیا بھی زمین پر نہیں گرتی، جب تک تمہارا آسمانی باپ اُسے نہ جانے۔
تو پھر، اے انسان، کیا تُو اُن سے کہیں زیادہ قیمتی نہیں؟ تُو خواہ کس قدر غریب کیوں نہ ہو، پھر بھی تُو اپنے آسمانی باپ کی نظر میں نہایت عزیز ہے۔

،اگر تیری مفلسی تجھے فاقوں تک پہنچا دے
تو وہی گھڑی تیری سب سے میٹھی ربائی کی گھڑی ہوگی۔

:کیونکہ یوں فرمایا گیا
،غریب نے پکارا، اور خُداوند نے سنا"
"اور اُسے اُس کی سب مصیبتوں سے چھٹکارا دیا۔

،پس جان لے
،کہ وہ جو عہد پر قائم ہے
،اور جو ابرہام، اِصْحٰق، اور یعقوب کا خُدا ہے
،وہ تیرے حال سے بے خبر نہیں
اور نہ وہ اپنے کلام کو ٹالنے والا ہے۔

،اسی طرح شام کے وقت
،جب اندھیرا گہرا ہو
،جب اُمید کی شمع گل ہونے لگے
،تب روشنی چمکے گی
اور تیرے لیے نجات طلوع ہوگی۔

صِرف وہ بیوہ عورت جو صیدا کے شہر کے پہاڑ پر لکڑیاں چن رہی تھی، اُس سے زیادہ افسوس ناک حالت شاید کسی کی نہ تھی۔ اُس نے کہا، "دو لکڑیاں" — غالباً اتنی ہی کافی تھیں کہ تھوڑا سا آٹا اور چند قطرے تیل پکایا جا سکے، تاکہ وہ اور اُس کا بیٹا آخری نوالہ کھا کر مرنے کو بیٹھ جائیں۔ ہائے مظلوم جان

اور عین اُسی لمحے، خُداوند کا نبی اُس کے پاس آ پہنچا — نہ اُس وقت جب آٹے کی مٹکی بھری ہوئی تھی، اور نہ اُس وقت جب تیل کی صراحی چھلک رہی تھی، بلکہ جب سب کچھ ختم ہونے کو تھا، اور ناامیدی چھا چکی تھی۔
اُس نے اُسے یہ پیغام سنایا کہ جب تک خُداوند زمین پر بارش نہ برسائے، نہ آٹے کی مٹکی خالی ہوگی، نہ تیل کی صراحی گھٹے گی۔

اسی طرح، خُدا کے لوگ مصر کی غلامی سے اُس وقت تک نہ نکالے گئے، جب تک اُن کی مشقّت ناقابلِ برداشت نہ ہو گئی۔ جب ظلم اپنی انتہا کو پہنچا، تب خُداوند نے اُنہیں زور اور ہاتھ اور بلند بازو سے ربائی بخشی۔

اے میرے عزیز سننے والے، ہو سکتا ہے تُو ایسی آزمائش میں گرفتار ہو، کہ تُو سمجھے کہ ایسا دکھ کسی نے نہ جھیلا ہو گا۔ پس، تیری ایمان کی نگاہ ایسی ربائی کے لیے بلند ہو، جیسی کسی کو کبھی نصیب نہ ہوئی ہو۔ اگر تیرا غم حد سے بڑھ گیا ہے، تو تُو زیادہ بڑی تسلی کا مستحق ہے۔ اگر تُو تنہائی میں اشک بہاتا رہا ہے، تو وہ ساعت بھی اُنے گی جب تُو ایسا بے بیان فرحت انگیز شادمانی پائے گا، جس میں کوئی اجنبی شریک نہ ہو سکے گا۔ تُو حمد کا گیت چھیڑے گا، اُس مطرب کی مانند جس کا ماتم سب سے گہرا تھا۔

پس اپنے بوجھ کو خُداوند پر ڈال دے۔
میں تجھ سے التجا کرتا ہوں، اے خُدا کے دوستو، اُس سے پردہ نہ رکھو۔
اپنی دنیوی پریشانیاں اُسی کے حضور ظاہر کرو، کہ وہ باپ ہے، اور جانتا ہے تمہیں کن چیزوں کی حاجت ہے۔

اور تم، اے نوجوانو، یاد رکھو کہ میں نے تمہارے لیے دعا کی ہے، کہ تم اپنی جوانی ہی میں یہ سیکھو کہ اپنے بوجھ خُداوند پر ڈال دو۔
تمہارے وہ دکھ اور آزمائشیں، جو تم اپنے والدین کی چھاؤں تلے جھپکتے ہو، اُن بڑی مشکلات سے ہلکی ہوں گی، جو اُس وقت آئیں گی، جب تم خود کفالت کی راہوں پر قدم رکھو گے۔

مگر چونکہ تمہارے بزرگ تمہارے اِن غموں کو ہلکا سمجھتے ہیں، اس لیے وہ تمہیں بھاری محسوس ہوتے ہیں۔
تو ابھی، جب تُو اپنے بچپن کے گھر میں ہے، یہ عادت اپنا لے، کہ اپنی روزمرہ کی الجھنیں اور غم خُدا کے حضور لے جائے۔
آہستہ سے اپنے آسمانی باپ کے کان میں اُنہیں کہہ، اور وہ تیری سُنے گا، اور تیری مدد کرے گا۔

اور کیوں، اے تجارت کرنے والو، تم طوفانوں کا سامنا بغیر خُدا کے کرتے ہو؟
اگرچہ محنت، فہم و فراست، اور خود اعتمادی اچھی صفات ہیں — یعنی مشکلات کا سامنا ثابت قدمی سے کرنا، نہ کہ مایوسی سے

پھر بھی، خُدا کے بغیر سب بے سود ہے۔

،مصائب کے سمندر کے خلاف ہتھیار اٹھانا"
"اور اُن کی مخالفت کر کے اُنہیں مٹا دینا۔

،تاہم، تاجر یا کاریگر کے لیے واحد محفوظ، اور درحقیقت واحد مُبارک راہ یہ ہے کہ وہ اپنا طریق خُداوند کے سپرد کرے
،سادہ دلی اور طفلی ایمان کے ساتھ
،کتابِ مقدس سے مشورہ لیتے ہوئے
اور دعا میں رہنمائی طلب کرتے ہوئے۔

،تم دیکھو گے کہ یہ طریق کیسا بابرکت ہے
،خواہ روزمرہ کے معمولی فکروں میں ہو
،یا غیر معمولی گھبراہٹ اور آفتوں کی گھڑیوں میں
،اگر تم اپنے مسیحی شاگرد ہونے کے مقدس امتیاز کو
اپنی دنیوی ذمہ داریوں کے بیچ میں پہچان سکو۔

کیا ہماری آزمائشیں روحانی نوعیت کی ہیں؟
،یہاں اکثر ہماری آزمائشیں بہت زیادہ ہوتی ہیں
،اور یہاں بھی ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں
"کہ" شام کے وقت روشنی ہو گی۔

،ممکن ہے کہ تم میں سے بعض لوگ بغیر زیادہ باطنی جنگ کے آسمان کی راہ پر گامزن ہوں
،مگر یقیناً کچھ ایسے بھی ہیں جو شاذ و نادر ہی ایسا ہفتہ گزارتے ہیں

—جس میں ہر طرف سے مصیبت نہ ہو
باہر جنگیں، اور اندرون خانہ خوف۔

،آہ! اے بھائیو، جب تم میں سے بعض اپنے شکوں اور اندیشوں کا ذکر کرتے ہو
،تو اگرچہ میں تمہاری مدد نہ کر سکوں
پھر بھی تمہارے ساتھ ہم دردی ضرور رکھتا ہوں۔

،کیا کہیں کوئی ایسی جان ہے
جو شکوک، اندیشوں اور روحانی جنگوں سے میرے دل سے زیادہ تنگ ہو؟
میں نہیں جانتا۔

،خداوند کی خدمت میں جو خوشی کی بلندی میں نے جانی ہے، اُس سے میں مانوس ہوں
،مگر ناامیدی کی گہرائی میں بھی
،ایسے باطنی دھنساؤ میں
،جس کا بیان ممکن نہیں
میں بھی اُترا ہوں۔

،جنتی بار اور جنتی شدید رُوحانی ادیتیں میں نے جھیلی ہیں
شاید تم میں سے کوئی اُن سے واقف نہ ہو۔

،تو بھی
،میں جانتا ہوں کہ میرا فدیہ دہندہ زندہ ہے
،کہ جنگ کا انجام یقینی ہے
اور فتح محفوظ

،اگر میری گواہی کا کچھ وزن ہے
،تو یہی کہ میں نے ہمیشہ یہی پایا
،کہ جب میں اُن حالات سے سب سے زیادہ مغموم ہوتا ہوں جن پر میرا اختیار نہیں
،جب میری اُمید وہاں مدھم پڑ جاتی ہے، جہاں اُسے روشن ہونا چاہیے
جب میری فطرت کی بے قدری اور رُسوائی
—میرے اندر خُدا کی عنایت سے پیدا ہونے والی کسی بھی نیکی یا فضیلت کو ڈھانپ لیتی ہے
،تب ہی ایک میٹھا چشمہ
،تھنڈک بخش تسلی کا
پھوٹ نکلتا ہے تاکہ میری پیاس بجھائے۔

:اور ایک شیریں آواز میرے کانوں سے ٹکراتی ہے

" یہ میں ہوں، مت ڈر "

،میری گواہی اپنے آقا کے حق میں ہے، کہ اگرچہ وہ ہمیں کچھ مدت کے لیے چھوڑ دے
تو بھی وہ جدائی دیرپا نہ ہو گی۔
:کیونکہ یوں فرماتا ہے خُداوند، تیرا فدیہ دہندہ
،میں نے تھوڑی دیر کے لیے تجھے ترک کیا"
پر بڑی رحمت سے تجھے پھر جمع کیا؛
،میں نے ایک لمحہ کے لیے غصہ میں اپنا چہرہ تجھ سے چھپا لیا
"پر ابدی مہربانی سے تجھ پر رحم کروں گا۔

،اے ایماندار، جب تیرے پاس سہارا لینے کو کچھ نہ ہو
تب تُو خُدا پر ہی سہارا کر۔
،ظاہری حالات پر بھروسہ نہ رکھ
،خاص کر اُس کڑوے اور شاکی دل کی سرگوشیوں پر کان نہ دھر

اور نہ ہی اُس ملعون دشمن کی چالبازیوں پر یقین کر
جو اُس گھڑی، جب تیرا دل بیمار ہو
ہا تیرا ذہن پریشان ہو
ضرور تجھ پر خُدا کے خلاف وسوسے ڈالے گا۔

اگر تُو یہ محسوس کرے کہ خُداوند نے تجھے چھوڑ دیا ہے
یا یہ خیال تیرے دل پر وار کرے کہ تیرے گناہ معاف نہ ہوں گے
—یا تُو دشمن کے ہاتھ سے گر جائے گا
تو فوراً اُسے جھٹک دے
کیونکہ تُو جانتا ہے کہ وہ کہاں سے آیا۔

یقین رکھ، اگرچہ آسمان اور زمین برباد ہو جائیں
خُدا کا وعدہ باقی رہے گا۔
اگر جہنم کھل جائے
اور بے شمار شیاطین زمین پر چڑھ اُٹیں
تو بھی وہ ایک انچ آگے نہ بڑھ سکیں گے۔
خُدا نے اُن پر جو زنجیر ڈالی ہے
وہ انہیں روکے رکھے گی۔

آسمان کا کوئی وارث ہلاک کرنے والے کے پنجہ میں نہ چھوڑا جائے گا۔
نہیں، اُس کے سر کا ایک بال بھی خُدا کی اجازت کے بغیر نہ گرے گا۔
تو تُو بھٹی سے نکلے گا
اور تجھ پر آگ کی بُو بھی نہ ہو گی۔

اور جب تُو ایسے مہلک خطرے میں
ہوں عجیب طور پر بچایا جائے گا
تو تیری نجات تجھے مجبور کرے گی
کہ تُو زمین پر خُداوند کو برکت دے
اور اُس کی ستائش ابدالابداد کرتا رہے
عاجزی محض کے ساتھ
اور شکرگزاری و پرستش کی بلند ترین صدا سے۔

پس، خواہ دنیاوی معاملات ہوں یا روحانی
جب شام کا وقت آئے
اور مصیبت اپنی انتہا کو پہنچے
تب بھی روشنی ہو گی۔
جب مدّ و جزر کا پانی سب سے زیادہ اُتر جائے گا
تب ہی بہاؤ شروع ہو گا۔
جب سردی کا موسم سب سے مختصر دن کو پہنچے گا
تب ہی بہار کی واپسی کی ابتدا ہو گی۔

یقین رکھ
ایسا ہی ہے
ایسا ہی ہوا ہے
اور ایسا ہی ہو گا۔

تیرے اِمام کے آخر تک
تُو شام کے وقت روشنی کی اُمید رکھ سکتا ہے۔

اور اب، کیا میں اپنے چند دوستوں سے چوتھی مثال کے لیے درخواست نہ کروں
جو اِسی صداقت کے گواہ ٹھہرے ہیں؟

انسان کی زندگی کا شام کا وقت؟ .

یہ اکثر ایک خوشی کا وقت ہوتا ہے، جب سابیے پھیلنے لگتے ہیں، ہوا ساکت ہو جاتی ہے، آخری لباس اتارنے کی تیاری کا موسم آتا ہے، اور بادشاہ کے سامنے اُس کی زیب و زینت میں ظاہر ہونے کی توقع ہوتی ہے۔ میں اپنے بعض بھائیوں سے حسد کرتا ہوں، جو زیادہ تجربہ کار اور بزرگ ہیں۔ اگرچہ بڑھاپا اپنی کمزوریوں اور غموں کے ساتھ آتا ہے، پھر بھی انہوں نے یہ پایا ہے کہ یہ ایک پختہ تجربے کی خوشی اور قریب آنے والی عظمت کی امید کے ساتھ آتا ہے، جو اتنی قریب ہے، اتنی قریب کہ اُس کا حقیقت بننا تقریباً یقینی ہے۔

جان بُنیاں کی "بیولہ کی سرزمین" کی تصویر کوئی خواب نہیں تھی، اگرچہ وہ اسے ایسا ہی کہتے ہیں۔ ہمارے بعض بزرگ بھائی اور بہنیں ایک بہت ہی پر امن سکون کی جگہ پر پہنچ چکے ہیں، جہاں وہ دریا کے اس پار سے فرشتوں کے گیت سنتے ہیں، اور جہاں بیٹن کے پہاڑوں سے مر کی خوشبو بھرے پیکٹ اپنے سینوں میں رکھتے ہیں۔

میرے عزیز دوستو، میں جانتا ہوں کہ تم پاتے ہو کہ شام کے وقت تمہارے لیے روشنی ہے، بہت روشنی! تمہیں جب تم جوان تھے، تو فضل سے پکارا گیا تھا۔ تمہارا دن کا سورج روشن تھا، صبح کے وقت تم پر خُداوند کا قیمتی شبنم پڑا تھا۔ تم نے دن کی گرمی اور بوجھ کو سہا ہے۔ تم خود کو ایک بجے کی طرح محسوس کرتے ہو جو تھک چکا ہو، اور تم یہ کہنے کے لیے تیار ہو، ""ہم سو جائیں، ماں، ہم سو جائیں۔"

لیکن اس دوران، جب تک تم اپنی آنکھیں بند کرو، تم اپنے دلوں میں ایسی الہی سکونت اور ایسی محبت اور خوشی پاتے ہو جو تمہارے دلوں میں بہا دی گئی ہے، کہ تم پاتے ہو کہ سفر کا آخری مرحلہ واقعی بابرکت ہے، تم انتظار کر رہے ہو اور نگاہیں جمائے ہوئے ہو، اُس بگل کی آواز کے لیے جو تمہیں بلند ہونے کو کہے گا۔ تمہاری روشنی اب پہلے سے کہیں زیادہ روشن ہے۔ جب تم آخرکار رخصت ہونے کو اُگے، حالانکہ یہ واقعی "شام کا وقت" ہو گا، پھر بھی وہ "روشنی" ہو گا۔

تم نے کبھی سورج کو غروب ہوتے دیکھا ہے؟ جب وہ غروب ہوتا ہے تو کتنا عظیم نظر آتا ہے! وہ آسمان میں جتنا بلند تھا اُس سے دوگنا بڑا دکھائی دیتا ہے، اور اگر بادل اُسے گھیر لیں تو وہ اُن سب کو عظمت سے رنگ دیتا ہے! کیا دنیا میں کوئی چیز سورج کے غروب سے زیادہ جلالی ہو سکتی ہے، جب آسمان کے سارے رنگ زمین کے آسمان پر بکھر جائیں؟ وہ تمہیں غمگین نہیں کرتا، کیونکہ وہ جلال سے بھرپور ہوتا ہے۔

ایسا ہی، اب، تمہاری موت کی بستر کی حالت ہو گی۔ تمہیں دیکھنے والوں کے لیے تم پہلے سے کہیں زیادہ مقدس اہمیت کے حامل ہو گے۔ اگر تمہیں کچھ درد ستا رہے ہوں، اور کچھ فتنوں سے تم تنگ ہو، تو وہ صرف وہ بادل ہوں گے جنہیں تمہارے اقا کی فضل اور تمہارے نجات دہندہ کی موجودگی اپنے جلال سے سونے سے رنگ دے گی۔

اوہ! کس قدر ہلکا، کس قدر بہت ہلکا، شام کے وقت ہمارے بعض محبوب دوستوں کے لیے یہ ربا ہے! ہم نے انہیں حسد کی نظر سے دیکھا ہے جب ہم نے ان کے ماتھوں سے روشنی کی چمک دیکھی، ان کے آخری لمحوں میں جب وہ ختم ہو رہے تھے۔ اوہ! ان کے گیت! تم ان کی طرح نہیں گا سکتے! اوہ! ان کی سرور کی نوائیں! تم اس خوشی کو نہیں سمجھ سکتے جو کہ بے زبان ہے، جیسے آسمان کی لہروں کا چھینٹا ان کے چہروں پر پڑا ہو، جیسے غیر بادلوں والی زمین کی روشنی ان کے چہرے پر! بہنے لگی ہو، اور وہ اپنی تابور پر بدل گئے ہوں، جب تک کہ وہ اپنے آرام میں داخل نہ ہو گئے ہوں

کبھی موت سے نہ ڈرو، عزیزو۔ موت وہ آخری، مگر سب سے چھوٹی چیز ہے جس کے بارے میں ایک مسیحی کو فکر مند ہونے کی ضرورت ہے۔ زندگی سے ڈرو۔ یہ ایک سخت جنگ ہے لڑنے کے لیے، ایک مضبوط نظم و ضبط ہے برداشت کرنے کے لیے، ایک کھٹن سفر ہے جھیلنے کے لیے۔ تم بخوبی خدا کی عظمت کو اپنی مدد کے لیے پکار سکتے ہو۔ لیکن مرنا، یہ تو جدوجہد کا خاتمہ ہے، اپنے راستے کا اختتام کرنا ہے، سکون کی جنت میں داخل ہونا ہے۔ تمہارا سردار، تمہارا رہنما، تمہارا راہ "نما تمہارے ساتھ ہے۔ ایک لمحہ، اور سب ختم ہو گیا، "لامتناہی زندگی کی طرف نرم ہوائی جھونکا۔

زندگی کی باقی رہ جانے والی دھڑکن ہی درد اور آہ و فغاں کو پیدا کرتی ہے۔ موت ان سب کو ختم کر دیتی ہے۔ کیا روشنی، اوہ! کیا شفاف روشنی ہو گی جب روح فوراً پردہ عبور کر کے جلال کی سرزمین میں داخل ہو جائے گی! محض تصور کی کوشش بے سود ہے، فرشتوں اور بے جسم روحوں کی منظر کشی کرنے کی، اور سب سے بڑھ کر، مسیح کی جلال کی روشنی کی، وہ! برہ، جو تخت کے بیچ میں ہے

اوہ! اُس پہلی جھکنے کی خوشی، جب ہم نے رحمت کی کرسی کے سامنے سر جھکایا! اوہ! اُس پہلی بار تاج کو اُس کے قدموں میں پھینکنے کی مسرت، جس نے ہمیں محبت کی اور ہمیں چھڑا لیا! اوہ! اُس پہلی بار ایمانواہل کی سینے میں لپٹنے کی سرور، اُس کی منہ کی بوسوں کے ساتھ، چہرہ در چہرہ! کیا تم اس کا مشتاق نہیں ہو؟ کیا تم نہیں کہہ سکتے، "جلدی گزر جاؤ، اے وقت

کے ریت کے ذرات! گھوم جاؤ، اے سالوں کے گھومتے ہوئے دھارے، اور اس کی رتھ آ جائے، یا ہماری روح جلد گزر جائے، "اور اس کا جسمانی قالب پیچھے چھوڑ دے، تاکہ ہم ہمیشہ کے لیے خداوند کے ساتھ ہوں!" ہاں، "شام کے وقت روشنی ہو گی۔"

اب ان ذاتی خیالات سے رخ موڑ کر، ہم اپنی آخری مثال تقدیر کی پراسرار حقیقت میں تلاش کرتے ہیں، کیونکہ یہ ہمارا پختہ ایمان ہے کہ

V

"دنیا کی تاریخ میں یہ بات ثابت ہو گی، اور یہ واقعہ پیش آئے گا کہ "شام کے وقت روشنی ہو گی۔"

اندھیرا طویل عرصہ سے غالب ہے، اور موجودہ وقت میں بھی امید زیادہ روشن نہیں ہو رہی۔ ہماری عظیم تبلیغی جماعتوں کا کام مکمل طور پر بے جواب نہیں رہا۔ خدا کے نیک بندوں کی دعائیں اور کوششیں بے فائدہ اور بے ثمر نہیں گئی جا noble سکتی، لیکن ہم عموماً شادمانی سے زیادہ رنجیدہ ہونے کی وجہ محسوس کرتے ہیں۔ دنیا ابھی تک خدا کی روشنی سے کتنی کم روشن ہوئی ہے! کیا دنیا میں اب اتنے زیادہ نجات یافتہ روحیں ہیں جتنی مسیح کی موت کے سو سال بعد تھیں؟ میں نہیں جانتا کہ ایسا ہے یا نہیں۔ اب مسیحیت کا ایک وسیع تر سطح پر دعویٰ کیا جا رہا ہے، لیکن اُس وقت جہاں روشنی تھی، وہاں وہ چمکدار تھی۔

مجھے خوف ہے کہ میں جو اندھیرا دیکھ رہا ہوں، جو زمین کی قوموں پر گھنے بادلوں اور طوفانی ہواؤں کی طرح چھایا ہے، اُس کا کیا حال کہوں۔ پھر بھی خدا کا کلام میرے دل کو تسلی دیتا ہے، "شام کے وقت روشنی ہو گی۔" بعض لوگ پیش گوئی کرتے ہیں کہ ایسا نہیں ہو گا۔ طویل عرصے تک تاخیر نے انہیں بے صبر کر دیا ہے۔ یہ بے صبری سوالات کو جنم دیتی ہے، اور یہ سوالات ہمیشہ بے ایمانی کی طرف مائل کرتی ہیں۔ لیکن کون خدا کے وعدوں کو منسوخ کر سکتا ہے؟

کیا قومیں ایک دن میں پیدا نہیں ہوں گی؟ کیا وحشی عرب کبھی صہیون کے بادشاہ کے سامنے جھکیں گے؟ کیا حبشہ اپنے بازو خدا کے لئے نہیں پھیلائے گی؟

چونکہ ہم دن کے بجے ہیں، کیا یہ ہمارے لئے مناسب نہیں کہ ہم خداوند کی روشنی میں چلیں؟ الہی گواہی ہمارے لئے ان بے علم لوگوں کی قیاس آرائیوں سے زیادہ وزن رکھتی ہے! مسیح نے اس دنیا کو خریدا ہے، اور وہ اسے دریا سے لے کر زمین کے کناروں تک اپنے قبضے میں لے لے گا۔ اُس نے اسے چھڑایا ہے، اور وہ اسے اپنے لئے دعویٰ کرے گا۔

آپ یقین رکھ سکتے ہیں کہ جو کچھ بھی نبوت کی جلد میں لکھا ہے وہ خدا کی مخصوص مشورے اور پیش بینی کے مطابق پورا ہو گا۔ چاہے آپ کو مکاشفہ کی مہر یا بگلوں کی تشریح میں کسی بھی دشواری کا سامنا ہو، آپ کو اس بات میں شک کرنے کی گنجائش نہیں ہے کہ یسوع مسیح اس پوری دنیا پر بادشاہوں کا بادشاہ اور ربوں کا رب تسلیم کیا جائے گا، اور اُس کے نام کی شہرت ہر کونے اور گوشے میں ہو گی۔

اس کے سامنے ہر گھٹنا جھکے گا، اور ہر زبان اقرار کرے گی کہ وہ خداوند ہے، خدا باپ کی جلال کے لئے۔ بدھائی نہ ہو دیکھنے والوں یا غیب دانوں سے۔ صبر کے ساتھ آرام کرو۔ "اے بھائیو، تمہیں وقتوں اور موسموں کے بارے میں لکھنے کی ضرورت نہیں، کیونکہ تم خود بخوبی جانتے ہو کہ خداوند کا دن رات کے چور کی طرح آتا ہے۔"

تمہارے لیے، تمہارا کام اس کی بادشاہی کے پھیلاؤ کے لیے محنت کرنا ہے، تم جو روشنی رکھتے ہو اسے مسلسل بکھیرنا ہے، اور مزید کی دعا کرنا ہے، خدا سے مزید زبان آتش کے لیے، ابدی روح کی مزید تعمید کے لیے، اور مزید جاندار قوت حیات کے لیے۔ جب ساری کلیسیا ایک جوش و جذبے اور عزم کی روح سے بیدار ہو جائے گی، تو اس دنیا کا مذہب تبدیل ہونا جلدی پورا ہو جائے گا، بتوں کو مولوں اور چمگادڑوں کے پاس پھینک دیا جائے گا، مسیح مخالف طوفان میں چکی کے پتھر کی طرح غرق ہو جائے گا، اور خداوند کا جلال ظاہر ہو گا، اور ساری مخلوق اسے اکٹھا دیکھے گی، کیونکہ خداوند کی زبان نے یہ کہا ہے۔

ابھی کچھ دن پہلے، میں نے کسی ایسے شخص سے تبلیغی معاملات پر گفتگو کی جو انہیں اچھی طرح سمجھتا ہے، تو اس نے کہا، "جناب، ہمارے پاس اب بھارت میں تبلیغ کے لیے کافی مبلغ ہیں، ہر قسم کے، بشرطیکہ وہ صحیح لوگ ہوں۔" اے خدا، صحیح لوگوں کو پکار، قابل بناؤ، بھیج، انہیں روح القدس اور آگ سے تعمید دے، اور انہیں ایسا مناسب آلہ بنا، جو کام کرے، جو جرات کرے، جو مرے، لیکن اس سب کے باوجود جیتے۔

اے بھائیو، غور کرو، جب مسیح نے بارہ آدمیوں کے ساتھ آغاز کیا تھا، تو اس نے زمین کو ہلا دیا تھا، اور اب جب کہ مسیحی لاکھوں میں گئے جاتے ہیں، کیا تم مجھے بتاتے ہو کہ خدا کا جلال ظاہر نہیں ہو گا، اور دنیا کی فتح مکمل نہیں ہو گی؟ مجھے

خوف ہے کہ کلیسیا دل شکستہ ہو رہی ہے۔ وہ اپنا پرچم نیچا رکھے ہوئے ہے، وہ سانس روک کر اور لرزتے ہوئے دل کے ساتھ لڑائی کی طرف بڑھ رہی ہے۔ وہ اس طرح کبھی بھی نہیں جیتے گی، جب کہ دل بزدل ہوں۔ اے کاش کہ اسے اپنے خدا پر زیادہ ایمان ہوتا! تب وہ "چاند کی طرح روشن، سورج کی طرح حسین، اور جھنڈوں کے ساتھ ایک فوج کی طرح دہشت ناک" ہو گی۔ اگر وہ عظیم چیزوں کی توقع کرے گی، تو وہ عظیم چیزیں دیکھے گی۔ اگر ہم اس پر ایمان لاتے اور اس کے لیے کوشش کرتے، تو قومیں ایک دن میں پیدا ہو جائیں، اور بے شمار لوگ، جیسے کبوتر، اپنے کھڑکیاں کی طرف دوڑتے، اگر ہم صرف اس کے لیے انتظار کرتے، اس کے لیے کام کرتے، اور خدا کا شکر ادا کرتے جو ہماری ترغیب کی مقدار ہے! "شام کے وقت روشنی ہو گی۔" اسے ایک نبوت کے طور پر قبول کرو۔ اس پر سب سے بلند ضمانت کے ساتھ ایمان رکھو۔ اس کے لیے سب سے زندہ توقع کے ساتھ امید رکھو۔ تاکہ تم اسے دیکھنے کے لئے جیو۔ اور خدا ہی کا حمد ہو، جو بے انتہا ہے۔ آمین۔

تشریح بذریعہ سی۔ ایچ۔ اسپر جین
زکریاہ 4-12:1، 17-11:4

باب 11، آیت 4

خداوند میرا خدا یوں فرماتا ہے؛ ذبح کے لئے بھیڑوں کو چرواؤ؛ یہ ایک گہری نبوت ہے۔ اسے بہت سے واقعات کے بارے میں سمجھا جا سکتا ہے، لیکن میری رائے میں یہ پہلی مرتبہ مسیح کی آمد اور اسرائیل کے لوگوں کے خدا سے برگشتہ ہونے اور مسیح کو رد کرنے کے بارے میں ہے۔ یہ مسیح کی پہلی آمد کے ساتھ تعلق رکھتا ہے، اور اس میں یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کس طرح انہوں نے عظیم چرواہے کو چھوڑ دیا، اور خدا نے بھی انہیں چھوڑ دیا، اس طرح کہ اسرائیل مکمل طور پر تباہ اور زمین بھر میں منتشر ہو گیا۔ اُس زمانے کے اساتذہ اپنے خدمت میں جھوٹے تھے۔

آیت 5:

جن کے مالک انہیں قتل کرتے ہیں، اور اپنے آپ کو بے گناہ سمجھتے ہیں؛ اور وہ جو انہیں بیچتے ہیں کہتے ہیں، خداوند کی برکت ہو؛ کیونکہ میں دولت مند ہوں؛ اور ان کے اپنے چرواہے ان پر ترس نہیں کھاتے۔ انہوں نے ان پر بھاری بوجھ ڈالے، جو اٹھانے کے لئے مشکل تھے، لیکن ان پر اپنی انگلی تک نہ لگائی۔ علمائے شریعت اور فریسی جھوٹے چرواہے تھے، اور ہمارے خداوند کے دن میں وہ خدا سے بالکل منحرف ہو گئے تھے۔

آیت 6:

کیونکہ میں اب اس سرزمین کے باشندوں پر رحم نہیں کروں گا، خداوند فرماتا ہے؛ دیکھو، میں ہر ایک کو اپنے ہمسائے کے ہاتھ میں دے دوں گا، اور اپنے بادشاہ کے ہاتھ میں بھی؛ اور وہ اس زمین کو ماریں گے، اور میں ان کے ہاتھ سے انہیں نہیں بچاؤں گا۔

مسیح نے اپنے ارد گرد چند افراد کو جمع کیا جو اس کی سچی بھیڑیں تھیں، جو اس کی آواز پہچانتی تھیں، اور ان کو اس نے چرایا۔ وہ ذبح کے لئے بھیڑیں تھیں۔ ان میں سے زیادہ تر نے شہادت کی موت پائی، اور وہ انسانوں میں غریب اور ذلیل تھے۔

آیت 7:

اور میں ذبح کی بھیڑوں کو چراؤں گا، بلکہ تم، اے بھیڑ کی غریبوں! اور میں نے اپنے لئے دو عصا لیے؛ ایک کو میں نے "خوبصورتی" کہا، اور دوسرے کو میں نے "آئینہ" کہا؛ اور میں نے بھیڑوں کو چرایا۔ خوبصورتی خدا کی حضوری کی محبت و مہربانی ہے؛ "تُو جو تلوار اور عصا رکھتا ہے، وہ میری تسلی ہیں۔" "آئینہ" سے ہم وہ چیز سمجھتے ہیں جو بھیڑوں کو جوڑے رکھے، یعنی جو انہیں ایک جگہ جمع کرے۔ یہ دونوں عصا ہیں—وہ دونوں عصا جن کے ساتھ اچھا چرواہا اپنی بھیڑوں کو برکت دیتا ہے جب وہ ان کے ساتھ ہوتا ہے۔

آیت 8:

اور تین چرواہوں کو میں نے ایک مہینے میں کاٹ دیا؛ اور میری جان انہیں سے نفرت کرتی تھی، اور ان کی جان بھی مجھے ناپسند کرتی تھی۔

خدا اور بدکار آدمیوں کے درمیان ایک بابمی نفرت ہے۔ وہ لوگ، جن کے پاس مسیح آئے، اس خصوصیت کے حامل تھے، انہوں نے اسے نفرت کی، اور وہ بھی انہیں برداشت نہیں کر سکے۔ دیکھو کس طرح اُس نے ان سے پکار کر کہا، "افسوس تم پر، علماء، فریسیوں، مکاروں؛ افسوس تم پر، شریعت کے اساتذہ!" ان کے درمیان ایک سنجیدہ تفریق تھی، اور خود لوگ اپنے چرواہوں کے پیچھے پکارنے لگے، اور ہم ان کی طرح ہیں، یہاں تک کہ انہوں نے پھر سے پتھر اٹھا کر اسے سنگسار کرنے کی کوشش کی، اور وہ، بہت سے آنسوؤں کے ساتھ، مجبور ہو گئے کہ ان پر افسوس کا اعلان کریں۔

آیت 9-11:

پھر میں نے کہا، میں تمہیں چرا نہیںوں گا: جو مرے، وہ مرے؛ اور جو کاٹا جائے، وہ کاٹا جائے؛ اور باقی سب ایک دوسرے کا

گوشت کھائیں۔ اور میں نے اپنا عصا، یعنی "خوبصورتی"، توڑا تاکہ میں اپنا عہد توڑ سکوں جو میں نے ساری قوم کے ساتھ کیا تھا۔ اور وہ دن میں ٹوٹ گیا؛ اور اسی دن بھیڑ کے غریبوں نے جو میرے پاس انتظار کرتے تھے جانا کہ یہ خداوند کا کلام ہے۔ قوم کا عہد، جتنا کہ اسرائیل سے تعلق رکھتا تھا، ٹوٹ چکا تھا، اور وہ نکال دیے گئے اور اپنی زمین سے بے دخل کر دیے گئے۔

اے اسرائیل کی تکالیف! ان دنوں کی کہانیاں دل کو پتھر سے بھی زیادہ پگھلا دیتی تھیں۔ صدیوں کے بڑے گناہ، اور سب سے بڑھ کر، مسیح کو رد کرنے کا بڑا گناہ، ان لوگوں پر ایسی عذاب لایا کہ ہم نہیں جانتے کہ اس کا کوئی مماثل تمام انسانیت کی تاریخ میں کہاں ملے گا۔ پھر بھی، دیکھو ہمیشہ ایک قوم تھی جس کا بڑا چرواہا خیال رکھتا تھا، "تو بھیڑ کے غریبوں نے جو میرے پاس انتظار کرتے تھے جانا کہ یہ خداوند کا کلام ہے۔"

:آیت 12-13

اور میں نے ان سے کہا، اگر تمہیں اچھا لگے تو میری قیمت دو؛ اور اگر نہیں، تو تمہارا اختیار ہے۔ تو انہوں نے میری قیمت تیس چاندی کے سکوں میں تول کر دی۔ اور خداوند نے مجھ سے کہا، "اسے سنگ ساز کو دے دے؛ یہ کتنی خوبصورت قیمت تھی جس پر مجھے قیمت دی گئی تھی۔" اور میں نے تیس چاندی کے سکوں کو لے کر خداوند کے گھر میں سنگ ساز کو دے دیے۔

تم جانتے ہو کہ یہ کس طرح ہوا، اور حقیقتاً اس دن میں ہوا جب دھوکہ دینے والے نے اس کی خون کی قیمت نیچے پھینک دی، اور وہ اس قیمت سے سنگ ساز کے کھیت کو خرید کر غیر ملکیتوں کو دفن کرنے کے لئے استعمال کرنے لگے۔ یہی وہ عمل تھا جو اسرائیل نے اپنے عظیم چرواہے کے ساتھ کیا—مسیح کے ساتھ۔

:آیت 14

پھر میں نے اپنا دوسرا عصا، یعنی "اٹیند"، توڑ دیا تاکہ میں یہوداہ اور اسرائیل کے درمیان بھائی چارہ توڑ سکوں۔ وہ اس کے بعد ایک منتشر قوم بن گئے۔

:آیت 15

اور خداوند نے مجھ سے کہا، "اب ایک احمق چرواہے کے اوزار لے لے۔" کٹھور کلب اور تلواریں، اور ایسی چیزیں جو بھیڑوں کے لئے موزوں نہیں ہیں۔

:آیت 16-17

دیکھو، میں زمین میں ایک چرواہا اٹھاؤں گا، جو ان کو نہیں دیکھے گا جو کاٹے گئے ہیں، نہ وہ چھوٹے بچوں کو تلاش کرے گا، نہ جو ٹوٹا ہے اُس کا علاج کرے گا، نہ جو کھڑا ہے اُسے کھلانے گا؛ بلکہ وہ موٹے گوشت کو کھائے گا، اور ان کے پنجوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے گا۔ افسوس اُس سست چرواہے پر جو بھیڑوں کو چھوڑ دیتا ہے! تلوار اُس کی بازو پر اور اُس کی دائیں آنکھ پر ہوگی: اُس کا بازو بالکل خشک ہو جائے گا، اور اُس کی دائیں آنکھ پوری طرح سے اندھی ہو جائے گی۔ یہ وہ چرواہے تھے جن کے سپرد اسرائیل تھا جب انہوں نے مسیح کو رد کیا۔ انہوں نے لوگوں کے لئے کچھ نہیں کیا، وہ ان کے لئے لعنت بن گئے، اور خود اندھے ہو گئے، ان کی اپنی طاقت ناکام ہو گئی۔ اب، جو کچھ اسرائیل کے ساتھ ہوا، وہ ہر اُس کلیسیا کے ساتھ ہوتا ہے جو مسیح اور اس کی تعلیم کو چھوڑ دیتی ہے، وہ ایک ضد مسیح بن جاتی ہے، اور یہ سب کچھ بڑے ضد مسیحی نظام میں پورا ہو چکا ہے، جو ابھی تک مردہ نہیں ہے، جو تباہی اور نقصان پہنچاتا ہے، اور آج اس کا بازو بالکل خشک ہو چکا ہے، اور اس کی دائیں آنکھ پوری طرح سے مدھم ہو چکی ہے۔ ہمارے پاس ایک خوفناک بیان ہے کہ خدا اُن لوگوں کے ساتھ کیا کرے گا جو اُس سے منہ موڑ لیتے ہیں۔

زکریا 4:1-12

:باب 12۔ آیات 4-1

خداوند کا کلام اسرائیل کے بارے میں یہ بوجھ ہے، خداوند فرماتا ہے، وہ جو آسمانوں کو پھیلانے، اور زمین کی بنیاد ڈالنے، اور آدمی کے اندر اُس کی روح بنائے۔ دیکھو، میں یروشلم کو سب قوموں کے لئے لرزنے کا پیالہ بنا دوں گا، جب وہ یہوداہ اور یروشلم کے خلاف محاصرہ کریں گے۔ اور اُس دن میں یروشلم کو سب قوموں کے لئے ایک بوجھل پتھر بنا دوں گا: جو بھی اس کو اٹھانے کی کوشش کرے گا، وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا، گو کہ زمین کی تمام قومیں اس کے خلاف اکٹھی ہو جائیں گی۔ اُس دن خداوند فرماتا ہے، میں ہر گھوڑے کو حیرانی سے ماروں گا، اور اس کے سوار کو جنون میں مبتلا کروں گا: اور میں اپنی آنکھیں یہوداہ کے گھر پر کھولوں گا، اور میں لوگوں کے ہر گھوڑے کو اندھیہ سے ماروں گا۔ جب خدا اپنے لوگوں کا دفاع کرنے کے لئے اُٹے گا، تو چاہے لوگ کتنے ہی ذلیل ہوں، چاہے اسرائیل کتنی ہی تحقیر کی حالت میں ہو، خدا اس کو اُن کے لئے لرزنے کا پیالہ بنا دے گا۔ وہ اس کو ایک بوجھل پتھر بنا دے گا جسے وہ برداشت نہیں کر سکیں گے، اور وہ اس سے چھٹکارا پانے کے لئے خوش ہوں گے۔

مجھے ایک کہانی یاد آتی ہے جو پرانے بزرگوں کی ایک داستان میں آئی ہے، جس میں ایک مقدس عورت کے بارے میں بتایا گیا ہے جسے بے دین لوگوں نے اس کے پناہ گاہ سے اٹھا لیا تھا، تاکہ وہ اسے گناہ میں مبتلا کریں۔ کہانی کے مطابق، جب وہ

اسے اُٹھا کر لے جا رہے تھے، وہ اُن کی طاقت کا مقابلہ کرنے کے قابل نہیں تھی، لیکن وہ روز بروز بھاری ہوتی گئی، یہاں تک کہ وہ اسے اٹھا نہیں سکے اور اُسے نیچے رکھنا پڑا، اور پھر وہ اُسی جگہ واپس چلی گئی جہاں سے اُسے اُٹھایا گیا تھا، اور مجھے یقین ہے کہ یہ کہانی بصری طور پر یہ بتاتی ہے کہ جب خدا کا سچا بچہ فریب اور گناہ کے ذریعے قید ہو جاتا ہے تو کیا ہوتا ہے۔ آخر کار، خدا آتا ہے اور انہیں ایک بوجھل پتھر بنا دیتا ہے، اور وہ اُسے نیچے رکھنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔